# خواجہ الطاف حسین حالی کی نظم نگاری

حالیؔ اردو شاعری کے امام اور بہت بڑے محسن ہیں۔ حالی نے اپنے نئے اسلوب اور انداز بیان سے شاعری کا دائرہ وسیع کیا۔ ان کی غزلوں اور نظموں میں جدید رنگ پایا جاتا ہے سادگی، پرکاری، اعتدال، اختصار، سلاست، فصاحت، بے تکلفی اور ترنم ان کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ منظومات حالی اردو ادب کا بیش بہا خزانہ ہے جن میں منظر نگاری، واقعہ نگاری، سیرت نگاری، جذبات نگاری، صداقت پسندی فلسفہ اخلاق و سادگی بلند درجہ کی موجود ہے۔ حالیؔ محبت، اخلاص، ادب انکساری، شرافت اور انسانیت کے پیکر تھے۔ تمام عمر قوم، ملک اور زبان کی خدمت کرتے رہے۔

سرسید کے رفیقوں میں ادبی حیثیت سے مولانا الطاف حسین حالیؔ سب سے زیادہ ممتاز حیثیت کے حامل رہے ہیں۔ حالیؔ 1837ء میں بمقام پانی پت انصاریوں کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خواجہ ایزد بخش تھا۔ حالیؔ ابھی صرف نو برس کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ان کی تعلیم و تربیت کا بوجھ ان کے بڑے بھائی کو برداشت کرنا پڑا۔ اس زمانے کے مطابق قرآن شریف حفظ کرنے کے بعد انہوں نے عربی و فارسی کی تعلیم شروع کی۔ سید جعفر علی جو میر دہلوی کے بھانجے تھے ان سے فارسی پڑھی اور مولوی ابراہیم انصاری سے عربی سیکھی۔ سترہ سال کی عمر میں آپ کی شادی ہوگئی۔ یہ شادی حالی کی مرضی کے خلاف ہوئی تھی۔ ان ہی دنوں آپ

پانی پت سے دلی چلے آئے۔ ڈیڑھ برس کے بعد 1856ء میں کلکٹری حصار میں ملازمت مل گئی لیکن 1857ء کے غدر کے بعد پھر واپس پانی پت آنا پڑا۔ 1863ء میں نواب شیفتہ خان نے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے اُن کو مقرر کیا۔ نواب شیفتہ بڑے علم دوست اور شاعر تھے۔ اُن کی صحبت کا اثر حالی پر پڑا اور یہی سے حالی نے شعر و شاعری شروع کردی۔ اور یہاں کی علمی صحبتوں سے فائدہ اٹھایا۔ بعد میں لاہور چلے گئے۔ وہاں چار برس تک قیام کیا۔ پھر دلی واپس آگئے اور وہاں پر حالی کی ملاقات سر سید احمد خان سے ہوئی اُن کی شخصیت اور زندگی سے حالی کافی متاثر ہوئے۔ حالی کو گویا مرشد مل گیا اور سرسید کے کہنے پر حالی نے اپنی مشہور مسدس مدوجزر اسلام لکھی جس کا شمار اُن کے بڑے ادبی کارناموں میں ہوتا ہے۔ اُن کی مسدس میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو حالی کی غزلوں اور نظموں کا طرہ امتیاز ہیں

حالی کا کلام اُن کی زندگی کا آئینہ دار ہے۔ نثر کے میدان میں حالی اعلیٰ معیار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک ادیب کی حیثیت سے حالی کے دو پہلو بہت ممتاز ہیں۔ ایک سوانح نگاری اور دوسری تنقید نگاری۔ حالی شاعر بھی تھے اور نثر نگاری بھی اُن کا شیوہ تھا۔ دونوں میں اِن کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اِن کا اثر اردو ادب پر بہت گہرا ہے۔ حالی نے تنقید شاعری اور نثر نگاری میں ایک نئی راہ دکھائی ہے

حالی پہلے شخص ہیں جنہوں نے اُردو میں سوانح نگاری کو غزل گوئی
اور نظم نگاری کو چار چاند لگائے۔ اسلوب بیان اور واقعات کی چھان بین
کی وجہ سے حالی کو اُردو کے بہترین انشاپردازوں اور شاعروں میں جگہ
ملتی ہے۔ اس لیئے جو کچھ بھی حالی نے لکھا ہے وہ بہت بڑی غنیمت ہے
اور قابل قدر بھی ہے۔ حالی ایک بلند مرتبہ شاعر اور جدید شاعری کے
بانی ہیں۔ حالی خود تو اچھے شاعر تھے اور رموز و شاعری کے رازدان
تھے۔ اس لیئے انہوں نے اُردو شاعری کے اسالیب کو بدل کر رکھ
دیا۔ مسدس حالی اُردو میں قومی شاعری کا پہلا اور بے مثال
نمونہ ہے اور حالی اُردو سرمایہ شاعری کا تابناک گوہر ہیں۔ اُن کی شاعری
کی اہم خصوصیات جذبہ حب الوطنی ہے۔ اُن کی نظموں میں درد و اثر
کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ حالی کی شاعری سے اُردو شاعری میں ایک
انقلاب رونما ہوا۔ حالی فن شاعری اور نقد شاعری میں اعلیٰ پایہ
کے صاحب نظر و کمال شاعر تھے۔ حالی کے دیوان میں غزلیات بھی
ہیں جن میں مومن کی نزاکت اور غالب کی لطافت کا اثر بھی پایا
جاتا ہے۔ درد و مصحفی کی سادگی اور جاذبیت بھی پائی جاتی
ہے حالی کا شاعرانہ کمال ہے کہ طرز بیان کی جدت، رنگینیت
اور لطافت اعلیٰ درجے کی ہے حالی کی شاعری اعلیٰ پائے
کی ہے جس کی وجہ سے حالی کو شاعری میں نمایاں مقام
حاصل ہے

مولانا حالی جدید اُردو ادب کے معمار ہیں۔ اُردو ادب میں صحت مند عناصر داخل کرنے اور شعر و ادب کو زندگی کی حقیقتوں کا ترجمان و عکاس بنانے میں اِن کا سب سے زیادہ ہاتھ رہا ہے۔ حالی کو نظم و نثر دونوں ہی اصناف ادب پر یکساں طور پر قدرت حاصل تھی۔ انہوں نے ایک طرف مدوجزر اسلام، "مناجات بیوہ"۔ "برکھا رُت" اور "مرثیہ غالب" جیسی بہترین نظمیں لکھیں۔ اِسکے علاوہ بھی انہوں نے اور بہت سی نظمیں لکھیں۔ جن میں حُب الوطن، نشاطِ اُمید، مٹی کا دیا۔ انگلستان کی آزادی وغیرہ حالی کی مشہور نظمیں ہیں اور دوسری طرف "حیات سعدی"، "حیات جاوید"۔ "یادگار غالب" اور "مقدمہ شعر و شاعری" جیسی شاہکار تصانیف چھوڑی ہیں

حالی کی نظمیں صرف اپنے موضوع کے اعتبار سے اہم نہیں ہیں۔ حالی نے اپنی نظموں میں جو مواد پیش کیا ہے اس میں حُب الوطنی کے جذبے، قومی ہمدردی، آپسی اِتحاد اور ملک و قوم کی ترقی کے بارے میں ان کے کارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔

حالی نے اُردو شاعری کو ماضی کے خوابوں سے جگایا۔ حال کی ضرورتوں اور تلخیوں کا احساس دلایا اور مستقبل کو تابناک بنانے کا حوصلہ پیدا کیا۔ اور ملک کو پستی سے نکال کر

ملبندی مطالی - یہ حالی ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اُردو شاعری کو زندگی و توانائی، عظمت و بلندی اور وسعت و جامعیت حاصل ہوئی - حالی نے ہر صنف و سخن، غزل، قطعہ، مسدس، رُباعی ترکیب بند، نظم اور مرثیہ وغیرہ میں طبع آزمائی کی - اور حُسن وعشق اخلاق و تصوف، سماج و تعلیم، مُلک و ملت غرض ہر موضوع پر اظہار خیال کیا - حالی کے کلام میں قدیم و جدید رنگ پائے جاتے ہیں - وہ مرثیہ کو صرف واقعہ کربلا کے ساتھ مخصوص کرنے کے خلاف تھے، وہ قومی اور شخصی مرثیے لکھنے پر زور دیتے تھے

حالی نے ترکیب بند، مسدس اور قطعہ کی شکل میں کُل پانچ مرثیے لکھے - غالب کی موت پر اُن کا مرثیہ غم کا تاج ہے مرثیہ دِلی حالی کا ایک بے مثال مرثیہ ہے جس میں انھوں نے دِلی کی اُجڑی ہوئی حالت کا بھرپور نقشہ کھینچا ہے - شخصی مرثیوں میں مُلک و ملت کے احساس کے ساتھ ساتھ یہ مرثیہ اپنی زبان کی سلاست و روانی اور اپنے بیان کی اثر آفرینی میں شاہکار تسلیم کیا گیا ہے اور اس میں اپنے جذبات کا اظہار نہایت دردمندانہ پیرائے میں کیا ہے -

حالی نے اپنی شاعری میں درستی زبان، الفاظ و محاورات، صحت کا خاص خیال رکھا ہے اور صنائع و بدائع اور تکلفات سے پرہیز کیا ہے - حالی کے ہاں جو چیز قابل قدر ہے وہ مبالغہ سے پرہیز ہے سادگی، صفائی اور جذبات میں اخلاص اور درد اثر بدرجہ اتم موجود ہے - حالی کی عبارت بہت سادہ اور عام فہم ہے - اور یہی خوبیوں اُن کو اپنی شاعری میں ایک اعلیٰ مقام دلاتی ہیں

—x—